رسائل و مسائل

قبرستان، قربانی اور زیور کی زکوٰۃ

شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب۔ منصورہ

سوال: اس سے پیشتر بھی آپ کی خدمت میں دو عدد خطوط لکھے تھے۔ آپ نے مذہب کے بارے میں صحیح فیصلے سے آگاہ فرمایا۔ چند اور سوال ذہن میں آئے ہیں۔ امید ہے جواب ضرور بھیجیں گے۔

۱۔ کیا عورت کا قبرستان جانا بالکل منع ہے؟

میں قبرستان صرف اس لیے جانا چاہتی ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تین بیٹیوں کے بعد ایک بیٹا دیا تھا جو چار ماہ کا ہو کر رضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ بس صرف اس کی قبر پر جانا چاہتی ہوں، لیکن میرے خاوند مجھے جانے نہیں دیتے۔

۲۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر اگر عورت اپنی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کیا حکم ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں خود کماتی تو نہیں۔ بس دل بہت چاہتا ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کروں۔ خاوند علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا وہ اپنی رقم سے بکرا خرید کر میری طرف سے قربانی کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر عورت خود کماتی ہو تو پھر وہ اپنی طرف سے قربانی کر سکتی ہے؟

۳۔ زکوٰۃ کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ میرے میاں کا یہ استفسار ہے کہ عورت چونکہ زیور کی مالک ہوتی ہے اس لیے وہ ہر سال خود زکوٰۃ دے مگر جب وہ خود نہ کماتی ہو تو یہی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ ہر سال زیور میں سے کچھ بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے جب کہ میرے ذہن کے مطابق زیور عورت کی ملکیت نہیں ہوتا۔ مرد کو بوقت ضرورت

ہوتی ہے تو اُسے بیچ دیتا ہے۔ پھر اکیلی عورت تو مالک نہیں ہوسکتی۔ اور دوسری بات یہ کہ زیور اُسے حق مہر میں بھی نہیں ملا۔

۴۔ میری ساس کے پاس کچھ زیور ہے جو کہ اُن کے کہنے کے مطابق کڑے دونوں بیٹوں کو اور کانوں کی جھمکیاں اور انگوٹھیاں دونوں بیٹیوں کو ملیں گی۔ وہ ماشاء اللہ ابھی حیات ہیں۔ لیکن انہوں نے فیصلہ کرکے سب کو بتادیا ہے کہ یہ میری طرف سے سب کو میرے مرنے کے بعد تحفہ ملے گا۔ لیکن میرے میاں کا اصرار ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا یہ سب کچھ شریعت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس کے بارے میں بھی آپ کے مشورے اور مذہب کے صحیح فیصلے کے مطابق جاننا چاہتی ہوں۔

جواب:

۱۔ نوجوان عورتوں کے لیے ایسی صورت میں قبرستان میں جانا جب کہ مقصد رونا، پیٹنا اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا نہ ہو، ممنوع تو نہیں ہے۔ لیکن بہتر بھی نہیں ہے۔ البتہ عمر رسیدہ خواتین عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی خاطر جانا چاہیں تو بلا کراہت جائز ہے۔ آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے شوہر کی رائے پر عمل کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کریں۔ بیٹے کی قبر پر پہنچ کر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ سے صبر نہ ہوسکے اور شرعی حدود سے تجاوز ہوجائے۔

۲۔ شوہر اپنی رقم سے آپ کی طرف سے قربانی دے سکتے ہیں۔ آپ کو قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر ان پر قربانی واجب ہو تو اپنی قربانی کے ساتھ آپ کی طرف سے قربانی دیں۔ عورت اگر خود صاحبِ نصاب ہو تو اُس پر بھی قربانی دینا واجب ہوتا ہے۔

۳۔ زیورات کے بارے میں فیصلہ کرنا کہ ان کا مالک کون ہے، آپ لوگوں کا اپنا کام ہے۔ آپ یہ طے کرلیں اور اس کے بعد جو بھی اس کے مالک ہوں ان پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اگر مالک آپ ہوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شوہر آپ کو اتنی رقم بطور ہبہ دے دیا کریں جس سے آپ کے زیورات کی زکوٰۃ ادا ہوجائے۔ ملکیت کا فیصلہ کرنے کے لیے یہ بات بھی دیکھی جاتی ہے کہ زیورات دیتے وقت دینے والے کی نیت کیا تھی، یا عرف اور رواج کیا تھا۔ اگر دیتے وقت خاوند نے یہ نیت کی تھی کہ اس کی بیوی زیور کی مالکہ ہوگی یا عرف اور رواج مالکانہ طور پر

دینے کا تھا تو بیوی مالک شمار ہوگی۔ اور اس کی ملکیت پر یہ بات اثر انداز نہ ہوگی کہ خاوند بوقت ضرورت بیچ دیتا ہے تو بیوی رکاوٹ نہیں ڈالتی۔ بلکہ ایسی صورت میں خاوند کو بیوی سے باقاعدہ اجازت لینا چاہیے۔

۴۔ اگر آپ کی ساس اپنا زیور اپنی زندگی میں باقاعدہ ہبہ کر کے اس پر ان لوگوں کو مالکانہ قبضہ نہیں دیتیں جنہیں وہ ہبہ کرتی ہیں تو ان کی وفات کے بعد اس کی تقسیم تمام ورثہ میں حصصِ وراثت کے مطابق ہوگی۔ آپ کے شوہر کی رائے اس سلسلہ میں درست ہے۔ نیز اگر آپ کی ساس اپنی زندگی میں زیور ہبہ کرنا چاہتی ہیں تو بھی انہیں چاہیے کہ بیٹوں اور بیٹیوں کو ان کے حصوں کے مطابق ہبہ کر کے دیں۔

(بقیہ جمعہ)

ابوداؤد میں جابر بن سمرہ کی روایت ہے کہ حضورؐ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

خطبۂ جمعہ شروع ہونے کے بعد باتیں کرنا منع ہے۔ تنکوں کو توڑنا اور دریوں اور صفوں سے کھیلنا بھی منع ہے۔

خطبۂ جمعہ مختصر اور نمازِ جمعہ (یعنی قراءت) لمبی پڑھنی چاہیے۔ یہی مسنون طریقہ ہے لوگوں کو اللہ کے غضب اور عذاب سے ڈرانا چاہیے۔ نیک اعمال پر جنت اور اجر عظیم کی بشارت سنانی چاہیے۔ ان اچھے لوگوں کے حالاتِ زندگی بیان کرنے چاہئیں جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور اپنی زندگیوں کو حکمِ شرع کے مطابق بسر کرتے تھے۔ دین کے لیے جان اور مال کی پروا نہ کرتے تھے۔

(باقی)